# درحریمِ دلِ مامقامِ مصطفیٰ است

محمد احمد حافظ

حضور پرنور، ماوا و ملجائے یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اس قدر اعلیٰ وارفع اور بلند وبالا ہے کہ عقل انسانی اس کا مکمل ادراک نہیں کرسکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ آپ کی ذات اقدس فرش وعرش پر یکساں محبوب ومقبول اور آپ کی زندگی عالمِ انسانیت کے لیے سب سے بڑا نمونہ عمل ہے، آپ کی ذاتِ اقدس محبتوں کا مرکز، چاہتوں کا مصداق، عقیدتوں کا مرجع اور ذوق وشوق کا محور ہے۔ جب خود خلاّق عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہو:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

توعقل انسانی آپ کے مقامِ اقدس کا کیا احاطہ کر سکے گی؟ صرف یہی نہیں آپ کے ادب وتوقیر کا حکم قرآن مجید میں متعدد جگہ صادر فرمایا:

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا

اللہ تعالی نے جن نفوس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا شرف بخشا، عشاق سرمست کی جماعت صحابہ نے ان آیات قرآنی کے عملی تقاضوں کو اپنی زندگی کا شعار بنالیا تھا۔ وہ اپنے آقا ومولیٰ کی بارگاہِ اقدس میں یوں بیٹھتے جیسے لبوں پر مہرِ سکوت ثبت ہو، جسم میں سانسوں کی آمد ورفت ختم ہوچکی ہو۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ مکرمہ سے عروہ بن مسعود (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) کفار کے سفیر بن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واپس جا کر اپنی حاضری کا حال کچھ یوں بیان کیا:

''اے میری قوم! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا اور قیصر وکسریٰ ونجاشی کے ہاں گیا ہوں، میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے درباری اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب آپ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم ان کے لعابِ دہن کو زمین پر گرنے نہیں دیتے بلکہ اصحاب اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے ہیں۔ جب وہ اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل کے لیے دوڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں